کندن لال سہگل

شرت چند چٹر جی کے ناول پر مبنی اور پریما نُگر آترتھی کی ہدایت میں پہلی فلم ''دنیا پاونا'' بنگالی زبان میں بنی تھی۔ بی۔ این۔سرکار نے دوسری فلم ہندوستانی زبان میں بنانے کا فیصلہ کیا تو اس کے لیے اے۔ این۔شور نے محبت کے آنسو کے عنوان سے کہانی لکھی جس میں دو محبت کرنے والے ماں باپ کے پرانے خیالوں کے باعث مل نہیں پاتے۔ مکالمے نیو تھیٹرز کے جنرل منیجر آئی۔ اے۔ حافظ جی نے لکھے۔ ہدایت کاری کا مشکل کام پھر پریما نُگر آترتھی کو ہی سونپا گیا جو اس وقت نیو تھیٹرز کے واحد ہدایت کار تھے۔ آر۔پی۔بورال نے موسیقی کی ذمہ داری سنبھالی۔ مرد کے مرکزی کردار کو چھوڑ کر دوسرے اداکاروں کا انتخاب بھی ہو گیا تھا مگر جب دولھا ہی غائب ہو تو بارات کیسے چڑھے یعنی ہیرو کے رول کے لیے کوئی مناسب مغنّی اداکار نہیں مل رہا تھا جو تھے وہ ہندوستانی زبان میں نہیں گا سکتے تھے۔اسی لیے فلم کی شوٹنگ شروع نہیں ہو پا رہی تھی۔ان سے ملیے : یہ کے۔ ایل۔ سہگل ہیں۔نتین بوس نے سہگل کا تعارف آترتھی سے کرایا تو سہگل نے ہاتھ جوڑ کر انھیں نمسکار کیا۔آترتھی صاحب نے بھی جواب میں نمسکار کیا۔مگر ان کے چہرے پر الجھن کے آثار تھے اور آنکھوں میں ایک سوالیہ نشان۔ سہگل صاحب ان کی طرف دیکھ رہے تھے اور ان کے چہرے کو پڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔نتین بوس نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔'' آپ کی فلم کے ہیرو سرکار صاحب نے کچھ دیر پہلے ہی ان کے ساتھ معاہدہ کیا ہے۔''

''ہیرو'' اور میری فلم کے آترتھی کی آنکھوں پر سوالیہ نشان مزید بڑا اور گہرا ہو گیا۔'' ہاں یہ بہت اچھا گاتے

© NCERT not to be republished

ہیں۔'' سرکار صاحب نے ان کا گانا سنا۔ بورال دا نے بھی سنا ہے۔ وہ ان کے گانے سے بہت مطمئن ہیں۔ نتین بوس نے پر جوش انداز میں کہا۔

پریمانگر کے ماتھے کی شکنیں گہری ہوگئیں۔ انھوں نے ترچھی نظروں سے نتین بوس کی طرف دیکھا۔'' گانا تو ٹھیک ہے مگر ایکٹنگ؟ اس کا کیا ہوگا؟''

'' ایکٹنگ بھی یہ کرلیں گے اچھا کریں گے، ایک بار دیکھیے تو سہی۔''

'' یہ ناممکن ہے'' آرتھی نے فیصلہ کُن انداز میں کہا۔ پھر سہگل کی طرف گھورتے ہوئے بولے۔'' اس لمبے سوکھے بدن کے ساتھ کیا خاک ایکٹنگ کریں گے۔ دیکھنے سے لگتا ہے جیسے بانس پر کپڑے لٹکا دیے گئے ہوں۔ نہ صورت، نہ صحت۔''

پھر کچھ پل کی خاموشی کے بعد اپنا فیصلہ سناتے ہوئے بولے۔'' نہیں یہ میری فلم کے ہیرو نہیں ہوسکتے۔''

نتین بوس یہ سن کر سکتے میں آگئے۔ کیا جواب دیں آرتھی کی بات کا؟ اُدھر سہگل کی حالت خراب تھی۔ ان کا ایک ایک لفظ ان کے دماغ پر ہتھوڑے کی طرح برس رہا تھا۔ پہلے وہ یہ سوچ کر خوش تھے کہ انھیں اپنی منزل مل گئی، لیکن اب لگا کہ جسے وہ اپنی منزل سمجھ رہے تھے وہ محض ایک چھلاوا تھا۔

'' موسیقی تو ایک مسلسل ہنر ہے بیٹے۔'' ان کے کانوں میں اچانک جموں کے پیر بابا کی آواز گونجنے لگی۔'' اس میں منزل نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔'' اگر کچھ ہوتا ہے تو بس ریاض اور ذکر جس کا کوئی خاتمہ نہیں۔ آخر دم تک اسے نبھانا پڑتا ہے۔ اگر تم یہ کرسکے تو تمھاری روح کو سکون ملے گا۔''

سلمان پیر کی یہ بات یاد آتے ہی سہگل کو سچ مچ بہت سکون ملا۔ ان کی خود اعتمادی جو ذرا دیر پہلے ان کا ساتھ چھوڑ چکی تھی پھر سے لوٹ آئی اور آرتھی صاحب کی بات کا جواب اس بار نتین بوس نے نہیں بلکہ خود انھیں نے دیا۔

'' ایسا کیوں کہتے ہیں دادا! آپ تو پارس ہیں، لوہے کو چھولے تو سونا بن جائے۔ پھر میں آپ کی فلم کا ہیرو کیوں نہیں بن سکتا؟ آپ ہی بتایئے۔ میرے سر پر آپ کا ہاتھ ہوگا تو میں آسمان کو زمین پر اتار لاؤں گا۔''

© NCERT not to be republished

اپنی بات کہتے ہوئے سہگل کے چہرے پر جو چمک تھی اس نے پریمانگر آتھی کے دل کو چھولیا۔ پھر بھی انھوں نے آہستگی سے کہا۔ ''ٹھیک ہے دیکھتے ہیں'' اور نتین بوس کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔ ''نتین ریہرسل شروع کراؤ۔'' پریمانگر آترتھی کی موجودگی میں محبت کے آنسو کی ریہرسل لگاتار دو مہینے تک چلتی رہی۔ سہگل اپنی اداکاری کا بہترین مظاہرہ کررہے تھے۔ آترتھی صاحب مطمئن ہوگئے اور فلم کی شوٹنگ کی تاریخ طے کردی۔ مگر کیمرے کے سامنے آتے ہی سہگل گھبرا گئے اور ٹھیک اسی طرح جیسے شملہ کے ناٹک میں ہوا تھا آترتھی صاحب نے کٹ کہا اور

سہگل کو سمجھایا کہ انھوں نے کیا غلطی کی ہے۔ ''ری ٹیک'' ہوا، مگر اس بار ایک نئی غلطی! آترتھی صاحب نے پھر کٹ کہا، پھر انھیں سمجھایا۔ ''ری ٹیک ہوا''، سات آٹھ ''ری ٹیک'' ہوئے۔ آخر نویں ''ری ٹیک'' پر آترتھی صاحب اپنا توازن کھو بیٹھے اور ''بہت ہو چکا اب اور نہیں'' میں شوٹنگ کینسل کردوں گا........کہتے ہوئے اسٹوڈیو سے باہر نکل گئے۔ نتین بوس جانتے تھے کہ ایسے موقعوں پر دادا یہی کرتے ہیں اور اب وہ اپنے اوپر قابو پانے کے لیے اسٹوڈیو

سے باہر گئے ہیں۔ سہگل رونے لگے تو نتین بوس نے ان کی حوصلہ افزائی کی اور کہا رونے سے کچھ نہیں ہوگا۔ جاؤ تم بھی باہر گھوم کر آؤ، تمھارا تناؤ کم ہوگا۔ مگر سہگل نہیں اٹھے اور پتھرائی ہوئی نظروں سے دیکھتے رہے اور نتین بوس کے پاس آکر بولے۔ ''دادا میں ایک دن دکھا دوں گا کہ نیوتھیٹر نے میرا انتخاب کر کے کوئی غلطی نہیں کی۔''

سہگل کی یہ خوداعتمادی تھیٹر کے تمام لوگوں کو متاثر کرتی تھی۔ نتین بوس بولے'' آؤ میرے ساتھ ریہرسل کرو۔''

کچھ دیر ریہرسل کرنے کے بعد نتین بوس نے ڈائریکٹر کو خبر بھجوائی کہ وہ چپ چاپ اندر آجائیں۔ سہگل نتین بوس سے بولے۔'' دادا، آپ ایک ٹیک ان کے آنے سے پہلے ہی کیوں نہیں لے لیتے؟''

نتین بوس نے ان کی اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا، صرف مسکرائے اور کیمرے کے پیچھے چلے گئے۔ کیونکہ انھیں معلوم تھا کہ ڈائریکٹر صاحب دروازے کے پیچھے سے دیکھ رہے ہیں لیکن سہگل کو اس کا علم نہیں تھا۔ اس بار سہگل سے کوئی چوک نہیں ہوئی اور ڈائریکٹر نے دروازے کے پیچھے سے چلّا کر کہا'' اوکے۔ اوکے'' پھر سہگل کے پاس آکر ان کی پیٹھ تھپ تھپائی اور بولے'' ویل ڈن، ویل ڈن۔''

سہگل نے حیران نظروں سے ڈائریکٹر کو دیکھا جیسے انھیں یقین نہ ہو رہا ہو کہ یہ وہی آرتھی صاحب ہیں جو کچھ دیر پہلے ناراض ہو کر باہر چلے گئے تھے۔

آرتھی نفسیات کے ماہر تھے۔ سہگل کی نفسیاتی کیفیت ان سے چھپی نہ تھی۔ اس لیے بولے۔ ''دراصل تمھاری کمزوری احساسِ کمتری ہے اس لیے تم اپنا اعتماد کھو بیٹھتے ہو۔''

فلم کی شوٹنگ شروع ہوئی تو سہگل کے دل میں ایک ڈر پیدا ہوا کہ گھر والوں کو جب پتا چلے گا کہ میں فلموں میں کام کر رہا ہوں تو ناراض ہو جائیں گے۔ اس لیے ان کا فلمی نام کے۔ ایل۔ سہگل رکھا گیا مگر پھر بھی راجا رام شرما نے انھیں پہچان لیا تھا۔ ''ارے یہ تو اپنا 'کندن' ہے۔''

آخر کار 16 جنوری 1932 کو الہ آباد کی شمبھر ٹاکیز میں ''محبت کے آنسو' ریلیز ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ہندوستانی سنیما کے فلک پر ایک ایسا ستارہ چمکا جس نے ہندستانی سنیما کو چکا چوند کر دیا۔

اس فلم میں تقریباً دس گانے تھے مگر آج نہ یہ فلم موجود ہے اور نہ گانوں کی ریکارڈنگ اور نہ اس بات کی

معلومات کہ ان دس گانوں میں سہگل نے کتنے گانے گائے تھے۔ البتہ گانوں کے شروع کے بول اب بھی موجود ہیں اور قیاس کیا جاتا ہے کہ ان دس گانوں میں سے چھ گانے سہگل نے گائے تھے۔

فلم فلاپ ہوئی مگر سہگل کو ان کی آواز اور اداکاری کے دم پر زبردست شہرت ملی۔

(شرددت)

معنی یاد کیجیے

مبنی	:	بنیاد پر
آمد	:	آنا
دقیانوسی	:	بہت پرانا، پرانے زمانے کا
مکالمہ	:	ہم کلامی، زبانی سوال و جواب، گفتگو
انتخاب	:	چننا، چھانٹنا
مغنّی	:	گانے والا
معاہدہ	:	قول و اقرار، عہد و پیمان، اقرار نامہ
شکن	:	سلوٹ، جھرّی
چھلاوا	:	جو ذراسی جھلک دکھا کر غائب ہو جائے، آسیب
ریاض	:	محنت، مشقت
خوداعتمادی	:	اپنے آپ پر بھروسہ
پارس	:	ایسا خیالی پتھر جس کے چھونے سے لوہا سونا بن جائے
مظاہرہ	:	ظاہر کرنا
ری ٹیک (retake)	:	(انگریزی لفظ) بار بار دہرانا
توازن	:	اعتدال، وزن کا باہم برابر مل جانا

© NCERT not to be republished

حوصلہ افزائی	:	ہمت بڑھانا
پتھرائی ہوئی نظر	:	صدمے بھری اور مایوس نگاہیں
تناؤ	:	کھینچاؤ
ریہرسل	:	مشق کرنا، دہرانا
ویل ڈن (well done)	:	(انگریزی لفظ) بہت اچھا کیا
نفسیات	:	دماغی شعور کا علم، وہ علم جو انسان کی باطنی شخصیت سے متعلق ہو
احساس کمتری	:	چھوٹے ہونے کا احساس
قیاس	:	گمان، اٹکل
فلاپ (flop)	:	(انگریزی لفظ) بالکل ناکام

سوچیے اور بتائیے۔

1. شرت چند چٹرجی کے ناول پر بنی پہلی فلم کا کیا نام تھا اور وہ کس زبان میں تھی؟
2. پی۔این۔سرکار نے اپنی دوسری فلم کس زبان میں بنائی؟
3. کے۔ایل۔سہگل نے اپنی کس خوبی سے سرکار صاحب اور بورال دا کو متاثر کیا؟
4. ماتھے کی شکنیں گہری ہونے سے کیا مراد ہے؟
5. کے۔ایل۔سہگل صاحب کو دیکھ کر آرتھی صاحب نے کیا کہا؟
6. آرتھی کی باتوں کا سہگل پر کیا اثر ہوا؟
7. ''موسیقی تو ایک مسلسل سفر ہے بیٹے'' یہ آواز سہگل نے کب محسوس کی؟
8. سہگل میں خوداعتمادی کیسے لوٹی؟
9. آرتھی صاحب سہگل سے کیوں مطمئن ہو گئے؟
10. سہگل کے رونے کی کیا وجہ تھی؟
11. آرتھی کن خوبیوں کے مالک تھے؟
12. کے۔ایل۔سہگل کو کس وجہ سے شہرت حاصل ہوئی؟

© NCERT not to be republished

صحیح جملوں کے سامنے صحیح (✓) اور غلط کے سامنے غلط (×) کا نشان لگائیے۔

1. کے۔ایل۔سہگل کی پہلی فلم کا نام ماں کے آنسو تھا۔ ( )
2. ہیرو کے رول کے لیے مناسب کردار موجود تھا۔ ( )
3. کے۔ایل۔سہگل بہت اچھا گاتے تھے۔ ( )
4. کے۔ایل۔سہگل ایک تندرست جسم کے مالک تھے۔ ( )
5. سلمان پیر کی بات سے سہگل کو سچ مچ بہت دکھ ہوا۔ ( )

نیچے لکھے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

دقیانوسی انتخاب مکالمہ پارس توازن حوصلہ افزائی تناؤ

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے۔

توازن احساس کمتری موقع مناسب سکون مطمئن اعتماد

عملی کام

- کے۔ایل۔سہگل کی پانچ فلموں کے نام اپنے استاد کی مدد سے لکھیے۔
- کے۔ایل۔سہگل نے جو مشہور غزلیں اور بھجن گائے ہیں ان کی ایک فہرست بنائیے۔

پڑھیے اور سمجھیے۔

لڑکا گانا گاتا ہے
لڑکی کھانا کھاتی ہے

کسی اسم کا مذکر (نر) یا مونث (مادہ) ہونا جنس کہلاتا ہے۔ مثلاً لڑکا، لڑکی۔

© NCERT not to be republished

جنس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

(1) جنسِ حقیقی (2) جنسِ غیر حقیقی

ابّا کھانا کھا رہے تھے۔

امّاں کپڑے سی رہی تھیں۔

گھوڑا دوڑ رہا تھا۔

اوپر کے جملوں میں ابّا، امّاں اور گھوڑا یہ اسما جان دار ہیں۔ جان دار اسما کے مذکر مونث ہونے کو جنسِ حقیقی کہتے ہیں۔

دن نکل آیا ہے۔

رات ہوگئی ہے۔

وہ دال کھا رہا ہے۔

اوپر کے جملوں میں دن، رات اور دال غیر حقیقی ہیں۔ بے جان اسما کے مذکر و مونث ہونے کو جنسِ غیر حقیقی کہتے ہیں۔

غور کرنے کی بات

- ہندستانی فلم انڈسٹری میں بہت سے مشہور گانے والے آئے لیکن سہگل کا نام یادگار ثابت ہوا۔ وہ ایک طرح کی افسانوی شخصیت یا لیجینڈ بن گئے ہیں۔ انھوں نے کئی فلموں میں اداکاری بھی کی لیکن ان کی مقبولیت کا بنیادی سبب ان کی گائکی ہے، انھوں نے غزل، گیت، بھجن سب ہی کچھ گایا ہے۔
- ہندستانی فلمی موسیقی کی تاریخ میں سہگل ایک مستقل عنوان کی حیثیت رکھتے ہیں اور انھیں آج بھی بہت سے لوگ محبت اور عقیدت کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔
- اس سبق میں یہ بتایا گیا ہے کہ سہگل نے ہندی فلم کی دنیا میں کس طرح قدم رکھا اور اپنی خود اعتمادی کے بل بوتے پر کس طرح بہت جلد اپنی جگہ محفوظ کر لی۔
- یہ سبق ہندستانی ماس میڈیا کی معروف شخصیت 'جناب شرد دت' کی لکھی ہوئی سہگل کی سوانح عمری سے لیا گیا ہے۔

© NCERT not to be republished